مکتوب: مدینہ منورہ — ماسٹر محمد عمر خان گڑھی

دیارِ نبیؐ میں

مکۃ المکرمہ میں عمرہ شریف کی ادائیگی کے تین دن بعد رفقائے دیارِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رختِ سفر باندھا کعبۃ المکرمہ کے پُرکیف وروح پرور مناظر سے آنکھیں سیر نہ ہوتی تھیں۔ حرم مکہ سطح زمین پر مرکزِ عشق و محبت و تجلیاتِ ربانی کا مظہر ہے۔ بیت اللہ شریف کی جدائی پر دلی رنج ہوا۔ مگر احباب نے رمضان المبارک کی مقدس ساعتوں کو مدینۃ الرسول میں گزارنے کا عزم کر رکھا تھا ؎

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدم و بہار آخر شد

تاہم مدینہ منورہ کی حاضری اور بارگاہِ نبوت کی حضوری کے مسرت بخش تصور نے دل کی دنیا بدل دی۔ ۱۱ رمضان المبارک بروز اتوار صبح کی نماز کے بعد موقف السیارہ پہنچے۔ سامنے جبلِ نور کا مقدس منظر تھا۔ گنبد نما پہاڑی پر غارِ حرا ہے۔ جہاں جبرائیل امین نے اپنے مقدس پیغمبر کے قلب اقدس پر قرآنی آیات کے ساتھ نزول فرمایا۔

ایک گھنٹہ بعد مدینہ منورہ کی طرف روانگی ہوئی۔ جوں جوں لاری مدینہ منورہ کے قریب ہوتی گئی۔ زبان پر درود شریف کی کثرت، آنکھوں میں آنسو اور دل کی دھڑکنیں تیز ہوتی گئیں۔ پانچ گھنٹے کی طویل مسافت کے بعد ہم خدا کے پیارے پیغمبر سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب شہر مدینہ منورہ میں پہنچے۔ جہاں کی خاکروبی کو اولیاء و سلاطین سعادت سمجھتے ہیں۔ جنید و بایزیدؒ اپنے نفس کو گم کر کے حاضر ہوتے ہیں۔ گنبدِ خضریٰ پر نگاہ پڑی تو آنکھیں فورِ عشق و محبت میں آب دیدہ ہو گئیں۔

سید امین گیلانی کہتے ہیں ؎

گنبدِ خضریٰ پر جب پہلی نظر تیری پڑی
کیا تھی کیفیت تو اس پہلی نظر کی بات کر
تیرے آنسو تو بہہ رہے ہوں گے حضوری میں ضرور
حاضری کے وقت اپنی چشمِ تر کی بات کر

ضروری سامان مسجدِ خلیل نزد جنت البقیع میں رکھا۔ حرم نبویؐ نمازِ عصر کے لئے حاضر ہوئے۔ ادھر اپنے اعمالِ بد اور روسیاہی پیشِ نظر تھی، اُدھر خدا کی رحمتِ کاملہ کا تصور تھا ؎

تصدق اپنے خدا کے جاؤں آتا ہے مجھ کو خیالِ پیہم
ادھر سے میرے گناہ ایسے اُدھر سے دم بہ دم پیار ایسا

ہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا ؟ ۔ مولانا سلیمان ندوی رحمۃ اللہ کا شعر یاد آیا ؂

میری طلب کسی کے کرم کا صدقہ ہے
یہ قدم خود نہیں اٹھتے اٹھائے جاتے ہیں

دربارِ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام میں صلوٰۃ وسلام عرض کئے دل کے اندر اس قدر سکون پیدا ہوا جیسے پریشانِ حال ستایا ہوا بچہ اپنی شفیق ماں کی گود میں آگیا ہو ؂

شفیعِ عاصیاں تم ہو — حبیبِ کبریا تم ہو
گنہگار ہم کہاں جائیں — شفیع المذنبین تم ہو

بوقت صلوٰۃ والسلام شفیع المذنبین کے الفاظ نکلتے ہی چیخ نکل گئی ۔ مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ۔

عسیٰ انال غداً منك الشفاعة اذ
قد الجم الناس لا تدم بالعرق

میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے بہرہ یاب ہوں گا جب گناہوں کی وجہ سے لوگوں کا پسینہ منہ تک آجائے گا ۔

وانت تسقي ولا ساقٍ سواك لهم
كاساً يطاف بماءٍ باردٍ غدقٍ

اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو ٹھنڈے پانی کا جام پلاتے ہوں گے ۔ جب آپ کے سوا کوئی ساقی نہیں ہوگا

ثم الصلوٰة صلواة لا انقضاء لها
على النبيّ مع الاصحاب والرفق

اس کے بعد ایسا درود وسلام آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہو جو کبھی ختم نہ ہو آپ پر اور آپ کے اصحاب پر ۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ مدینہ منورہ کی وہ جگہ جہاں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آسودہ خواب ہیں اور جو مٹی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کو لگی ہوئی ہے وہ نہ صرف کعبۃ اللہ بلکہ عرشِ الٰہی سے افضل ہے ۔ مولانا نانوتوی قدس سرہ العزیز کی توجیہہ یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ تو مکان اور جسم سے پاک ہیں ۔ زمین کے اس مقدس حصہ میں تو سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسدِ اطہر کے ساتھ موجود ہیں پھر ریاض الجنۃ میں نوافل ادا کئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

مَابَیْنَ بَیْتِی وَمِنْبَرِی رَوضَۃٌ مِن رِیَاضِ الجَنّۃِ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جو جگہ ہے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

مسجد نبویؐ کی فضیلت کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں اس طرح ادا کرتا ہے کہ کوئی نماز فوت نہ ہو تو اس کے لئے جہنم سے برائۃ کا پروانہ دے دیا جاتا ہے۔ قیام مدینہ میں چالیس نمازیں پورے عزم و احتیاط کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کی گئی۔ الحمد للہ ایک سو نمازیں جماعت کے ساتھ ادا ہوئیں۔ گھر سے مدینہ منورہ عازم ہوئے تو دل میں شدید تمنا تھی کہ ایک قرآن کم از کم تلاوت کر کے سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ہدیہ تبریک پیش کریں گے۔ مگر اٹھارہ دن کے اندر دس ختم قرآن حکیم نصیب ہوئے ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ مدیر الحق ستائیس رمضان المبارک بغرض عمرہ تشریف لائے شرف ملاقات ہوئی ایک گھنٹہ تقریباً مسجد نبوی میں موجود رہے۔ پاکستان کے سیاسی حالات، شریعت بل اور دیگر مذہبی تحریکات کے بارے میں احباب کو تفصیلی روشنی ڈالی جاتے وقت مدینہ منورہ کے تاثرات کے بارے میں بندہ کو فرمایا کہ اپنے تاثرات برائے اشاعت ماہنامہ الحق تحریر کریں۔

مولانا سمیع الحق مدظلہ نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ منورہ کے شہر کی اور کیا فضیلت ہو سکتی ہے خداوند تعالیٰ نے سرکار دو جہاں کے قیام گاہ کی تجویز کی اور جو مواقع نزول وحی الٰہی کے تھے اسی مقدس شہر میں ہوئے خدا کے مقرب فرشتے اترتے رہے ۱۳ سال قرآن حکیم کا نزول ہوتا رہا۔

جنت بھی مدینہ منورہ سے کیسے افضل ہو سکتی ہے۔ مدینہ منورہ خود جنت ہے۔ سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود با مسعود کو جو مٹی لگی ہے وہ بھی اسی مقدس شہر کی ہے۔ پھر خدا کے مقدس پیغمبر کے چلنے پھرنے کے مقامات اور آپ کی مقدس سنتوں کا ظہور اور معجزات کا اظہار یہیں سے ہوا۔ آپ کی مقدس ازواج مطہرات کی آخری قیام گاہیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی تدفین یہیں ہوئی۔ یہ مقدس شہر اس قابل ہے کہ اس کے میدانوں کی تعظیم کی جائے۔ اس کی خوشبوؤں کو سونگھا جائے۔ اس کے در و دیوار کو چوما جائے اس پاک شہر کی مٹی کو آنکھوں کا سرمہ بنایا جائے۔ خدا نے وحی الٰہی سے اس شہر کا نام طابہ طیبہ رکھا۔ شرک اور بدعت کی گندگیوں سے پاک کیا ع

خاکِ یثرب از دو عالم بہتر است

رمضان المبارک کی مقدس ساعتوں میں حرمین الشریفین کی سعادت نصیب ہوئی آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا نصیب ہوا پاکستان کی خوش بختی ہے کہ اعتکاف میں مقیم افراد اکثر پاکستانی ہیں +